# آؤ مباہلہ کر لو۔

ان جاہل اور تیرہ باطن لوگوں کو جو محض عداوت اور دشمنی کی وجہ سے مستریوں کے ناپاک پراپیگنڈا کی تائید کر رہے۔ اور بار بار کہہ رہے ہیں۔ کہ امام جماعت احمدیہ کیوں ان کے اتہامات کے متعلق مباہلہ نہیں کرتے۔ آپ ایسا صاف اور واضح چیلنج دے چکے ہیں۔ کہ اگر ان میں ایک ذرہ بھی شرافت اور انسانیت کا پایا جائے۔ اور ان کے دلوں میں کچھ بھی اسلام کی وقعت ہو۔ تو یا تو وہ اس چیلنج کو منظور کر کے تیرہ سو سالہ اسلامی زمانہ کا کوئی ایسا حوالہ پیش کریں جس سے معلوم ہو۔ فلاں امام یا اُس کے متبع کے قول سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اگر کوئی کسی پر حدود کے متعلق الزام لگائے۔ تو الزام لگانے والے کے لئے جائز ہے۔ کہ مباہلہ کا چیلنج دے سکے۔ یا پھر ایسے مباہلہ کا نام نہ لیں۔ لیکن کس قدر ہٹ دھرمی اور بے حیا ضد سے کام لیا جا رہا ہے۔ کہ نہ تو اس قسم کی کوئی مثال پیش کی جاتی ہے۔ اور نہ اس رنگ کے مباہلہ کا مطالبہ کرنے میں شرم محسوس کی جاتی ہے۔ حتےٰ کہ موجودہ حکومت کو شیطانی حکومت سمجھنے والا اور اس سے کسی قسم کا تعلق رکھنا ناقابل عفو گناہ بتانے والا مولوی ظفر علی اُسے یہ مشورہ دے رہا ہے۔ کہ وہ حضرت امام جماعت احمدیہ سے کہدے کہ یا مستریوں کی دعوت مباہلہ قبول کر کے اپنے خدا کے دربار میں استغاثہ کرنا چاہیئے۔ اور وہاں سے جو فیصلہ ہو۔ اس کے نفاذ کا منتظر رہنا چاہیئے۔ یا عبدالکریم اور اس کے ساتھیوں پر ہتک عزت کا دعوےٰ کرو۔ حالانکہ یہی ظفر علی جو آج حکومت کو یہ سبق پڑھا رہا ہے۔ پچھلے دنوں جب اخبار "سیاست" (۳۱۔ مارچ ۱۹۲۹ء) نے اس کے متعلق یہ شائع کیا تھا کہ اس کے دفتر میں اس کے رشتہ داروں کی کنواری بیٹیوں کو حمل ہو جاتے ہیں۔ اور بچے گرائے جاتے ہیں۔ تو نہ اُس نے اس کی تردید کے لئے مباہلہ کر کے اپنے خدا کے دربار میں استغاثہ کیا تھا۔ اور نہ عدالتوں کا دروازہ کھٹکھٹایا تھا جہاں اس کے نزدیک انگادینے والے۔ امیر و غریب۔ قادیانی و غیر قادیانی۔ مطاع و مطیع کو ایک لاٹھی سے ہانکا جاتا ہے"۔ بلکہ اپنے اخبار کے ذریعہ بھی آج تک اس کی تردید نہیں کی۔ اگر ظفر علی کا یہ ایمان ہے کہ جس شخص پر شرعی حدود کے متعلق الزام لگایا جائے اس کا فرض ہے۔ کہ الزام لگانے والے کے ساتھ مباہلہ کرے۔ یا پھر عدالتوں کا دروازہ کھٹکھٹائے تو کیا وجہ ہے۔ کہ خود اس نے آج تک "سیاست" کے الزام کی تردید میں ان دونوں صورتوں میں سے کوئی بھی اختیار نہیں کی۔ اور اگر یہ صورتیں اختیار کرنا ضروری نہیں۔ تو پھر حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق انہیں پیش کرنا اور ان پر اتنا زور دینا کہاں کی شرافت ہے۔

دراصل ظفر علی اور اس قماش کے لوگ ہماری عداوت اور دشمنی میں اندھے ہو رہے ہیں ورنہ نہ تو انہیں یہ معلوم ہے۔ کہ مباہلہ چیز کیا ہے اور شریعت نے کن حالتوں میں اسے جائز رکھا ہے۔ اور نہ انہیں یہ یقین ہے۔ کہ مباہلہ کے ذریعہ وہ اپنے خدا کے دربار میں استغاثہ کر کے "کوئی فیصلہ کرا سکتے ہیں۔ وہ مباہلہ جس کا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ سے مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ ہم دعوے کے ساتھ کہتے ہیں۔ شریعت اسلامیہ کے قطعاً خلاف ہے۔ اور ہم چیلنج دے چکے ہیں۔ کہ شرعی حدود کے متعلق الزام لگانے والے کے مباہلہ کے مطالبہ کو جائز قرار دینے کی اگر کوئی مثال ہو۔ تو پیش کی جائے لیکن اگر انہیں فی الواقعہ مباہلہ کا شوق ہے تو آئیں مسنون طریق پر صداقت احمدیت پر مباہلہ کر لیں۔ یا پھر اس بات پر کر لیں۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ خدا تعالےٰ کی طرف سے سلسلہ احمدیہ کے سچے خلیفہ ہیں۔ اور اگر آپ کی ذات کے متعلق مباہلہ کرنا ہو۔ تو ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں۔ وہ سامنے آئیں۔ ہم میں سے ان کے پایہ کے اتنے ہی افراد اس امر کے متعلق مباہلہ کرنے پر آمادہ ہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی ذات والا صفات ان تمام اتہامات سے قطعاً پاک ہے۔ جو مستری اور ان کے ساتھی لگا رہے ہیں پس اگر کسی میں ہمت ہے۔ تو آئے۔ اور مباہلہ کا مزا ابھی چکھ لے۔ مگر ہم جانتے ہیں۔ مباہلہ مباہلہ کی رٹ لگانے والے نہ اتنی ہمت رکھتے ہیں۔ اور نہ جرأت۔ کہ اپنے بہتانات پر خدائے قدوس سے فیصلہ چاہیں۔ وہ خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ ان کی ساری عمارت جھوٹ۔ دروغ گوئی۔ اور افترا پردازی پر قائم ہے۔ وہ ایک ناجائز اور ناروا صورت مباہلہ پر محض اس لئے زور دے رہے ہیں۔ کہ وہ قابل قبول نہیں۔ ورنہ مباہلہ سے ان لوگوں کو کیا تعلق۔ جو حق و صداقت سے قطعاً بیگانہ ہیں۔

## دعوتِ مباہلہ

قادیان کی لوکل جماعت کی طرف سے ایک عام دعوتِ مباہلہ چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ جس میں نام بنام ان لوگوں کو مباہلہ کے لئے بلایا گیا ہے۔ جو جماعت احمدیہ کے خلاف موجودہ فتنہ میں کسی نہ کسی رنگ میں حصہ لے رہے ہیں۔ اب حق پسند دنیا دیکھے گی۔ اور صداقت شعار لوگ ملاحظہ کریں گے کہ مباہلہ کے لئے شور مچانے والے میدان عمل میں نکلتے ہیں۔ یا اپنے گھروں میں دبکے رہتے ہیں۔ جب ان لوگوں کی غرض مباہلہ کے ذریعہ حضرت امام جماعت احمدیہ کی تطہیر اور پاکیزگی کے متعلق خدا تعالےٰ سے فیصلہ کرانا ہے اور اس مباہلہ کرنے کے لئے جماعت کے معزز اور معروف اصحاب تیار ہیں۔ تو پھر انہیں قطعاً راہِ فرار اختیار نہیں کرنی چاہیئے۔ اور مباہلہ کیلئے فوراً آمادہ ہو جانا چاہیئے۔ ورنہ انکے جھوٹے اور مفتری ہونے میں کسی کو شک و شبہ نہیں ہونا چاہیئے۔

## مستریوں کو کس نے جلاوطن کیا؟

"پنجاب نیوز سروس لاہور" نے بٹالہ کی حسب ذیل اطلاع ۱۴ اپریل کے "زمیندار" میں شائع کرائی ہے۔ "۱۲ اپریل تک خلیفہ قادیان کی مدد سے پندرہ مسلمان قادیان سے جلاوطن ہو چکے ہیں۔ اس قدر ظلم اور جبر و تشدد کو دنیا سے پوشیدہ رکھنے کے لئے اب خلیفہ قادیان کے حواری باقی مسلمانوں کو ایک تحریر پر دستخط کرنے کے لئے مجبور کر رہے ہیں۔ کہ اب قادیان میں امن و امان ہے۔ جو لوگ دستخط کرنے میں پس و پیش کرتے ہیں۔ ان سے سختی کی جاتی ہے"

جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ مستری مع اپنے ساتھیوں کے آٹھ۔ دس افراد سے زیادہ نہیں۔ ان لوگوں کو ان کی شرارتوں اور امن شکن کارروائیوں کی وجہ سے اگر پولیس کے سپاہی اپنے ساتھ لے کر بٹالہ پہنچا آئے۔ تو اس جلاوطنی کو ہماری طرف کس طرح منسوب کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر یہ جلاوطنی ہے۔ تو پولیس نے ان لوگوں کے افعال دیکھ کر کی ہوگی۔ نہ کہ ہم نے ؂

## "پنجاب نیوز سروس" کو دعوت

یہ قطعاً غلط ہے۔ کہ کسی کو مجبور کر کے کسی تحریر پر دستخط کرائے گئے۔ ہر شریف اور سنجیدہ انسان اس صورت میں جھوٹ اور دروغ گوئی کی تردید اپنا فرض سمجھتا ہے۔ جبکہ اس کے ذریعہ ناواقف لوگوں کو دھوکہ اور فریب میں مبتلا کیا جائے۔ اسی لئے قادیان کے غیر احمدیوں نے نہ صرف ایک جلسہ عام میں بلکہ تحریری طور پر بھی ان غلط بیانیوں کی تردید کی۔ جو مستری اور ان کے معاون پھیلا رہے ہیں ؂

ہم "پنجاب نیوز سروس" کے کارکنوں سے کہنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ لاہور میں بیٹھ کر بٹالہ کی اطلاع پر قادیان کے متعلق غلط اور جھوٹی خبریں شائع کر کے اپنی دیانت کا خون نہ کریں اور اگر ان میں فرض شناسی کا کچھ بھی مادہ ہے تو اپنا نمائندہ یہاں بھیج کر صحیح حالات معلوم کریں۔ اس کے لئے ہم انہیں دعوت دیتے ہیں اور وعدہ کرتے ہیں کہ نہ صرف ان کے نمائندہ کو ضروری حالات مہیا کرنے میں ہر طرح سہولت ہم پہنچائیں گے۔ بلکہ اس کے آرام و آسائش کا بھی بخوبی انتظام کر دیں گے ؂

## مولوی ظفر علی کی اشتعال انگیزیاں خطرناک ثابت ہوں گی۔

مولوی ظفر علی آج کل عوام کو تقریر و تحریر کے ذریعہ احمدیوں کے خلاف جس قدر اشتعال دلا رہا ہے۔ اور حکومت کے قانون کی کوئی پروا نہ کر کے احمدیوں کے جان و مال پر حملہ کرنے کی تحریک کر رہا ہے۔ اس کا پتہ اس کے ذیل کے الفاظ سے لگ سکتا ہے:۔

بٹالہ کے بعض مفسدین کی گرفتاری کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے:۔

"حکومت کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ مسلمان ان سختیوں کو خاموشی سے برداشت کرنے کے لئے طیار نہیں ہیں۔ وہ شوق سے میرزا بشیر الدین محمود اور ان کی فتنہ پرداز جماعت کی حمایت کرے۔ لیکن یہ حمایت اس شوریدہ سر اور دشمن اسلام جماعت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سات کروڑ جاں نثاروں کے عتاب کے عواقب سے بچا نہیں سکتی" (زمیندار ۲۳۔ اپریل)

ان الفاظ کا مطلب یہ ہے۔ کہ بٹالہ میں پولیس نے جو گرفتاریاں کی ہیں۔ ان کا بدلہ احمدیوں سے لینے کے لئے مسلمانوں کو اکسایا جا رہا ہے اور صاف طور پر کہدیا گیا ہے۔ کہ حکومت احمدیوں کو مسلمانوں کے عتاب کے نتیجہ سے بچا نہیں سکتی ؂

ان حالات میں صاف ظاہر ہے۔ کہ بٹالہ میں احمدیوں کی زندگیاں محفوظ نہیں۔ اور انہیں ظفر علی کے چیلے اپنے عتاب کے عواقب کا نشانہ بنانے کے لئے موقعہ ڈھونڈ رہے ہیں۔ اور حکومت سے بھی کہدیا گیا ہے۔ کہ اسکے کسی قانون کی کوئی پرواہ نہ کیجائیگی۔ اس قدر کھلم کھلا اشتعال انگیزی نہایت خطرناک نتائج کا باعث ہوگی۔ گورنمنٹ کو فوری طور پر ادھر متوجہ ہونا چاہیئے۔ اور احمدیوں کی حفاظت کا پورا پورا انتظام کرنا چاہیئے ؂

## "زمیندار" کی شرمناک شرارت اور بددیانتی

اخبار "زمیندار" ایک عرصہ سے ہمارے خلاف جس شرارت اور بیہودہ گوئی سے کام لے رہا ہے اس کے دوران میں ۱۶۔ مارچ کو اس نے ایک غلاظت کا پلندہ شائع کرتے ہوئے پہلی بار اپنی شرافت اور تہذیب کی یہ لکھ کر نمائش کی تھی کہ "اس خط کا شائع کرنا ہمارے لئے بہت زیادہ باعث تکلیف ہے۔ لیکن انسانیت کبریٰ کا مفاد تقاضا کرتا ہے۔ کہ اسے شائع کر دیا جائے۔" اور پھر اپنی نیک نیتی جتلاتے ہوئے لکھا تھا "اب مرزائی حضرات ہی فرمائیں۔ کہ زمیندار نے جو آواز اٹھائی۔ وہ معاندانہ تھی یا مخلصانہ"

لیکن خدا تعالےٰ نے اسی خط کی اشاعت پر اس کی پردہ دری کر کے دکھا دیا ہے۔ کہ "زمیندار" کی غرض سوائے شرارت اور فتنہ پردازی کے اور کچھ نہیں۔ اور شرافت اور انسانیت سے اسے دور کا بھی تعلق نہیں ؂

جس شخص کے خط کی اشاعت کو اس نے انسانیت کبریٰ کے مفاد کا تقاضا قرار دیا تھا جب اس نے اپنی غلطی محسوس کرتے ہوئے اور اپنی ضمیر کی آواز سے متاثر ہو کر غلط بیانیوں اور افتراپردازیوں سے توبہ کر لی۔ اور اپنے قصور کا اقرار کر کے اپنا توبہ نامہ حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں بھیجدیا۔ اور اس کی اطلاع "زمیندار" کو دے دی گئی۔ تو "زمیندار" کا فرض تھا۔ کہ اس کی طرف سے اس نے جو کچھ لکھا تھا۔ اس کی تردید کرتا۔ اور توبہ نامہ شائع کر دیتا۔ لیکن "زمیندار" نے نہ صرف تردید نہ کی بلکہ اسی خط کو دوبارہ کاتب اور مکتوب الیہ دونو کے ناموں کے ساتھ شائع کر دیا۔ جس سے ثابت ہو گیا۔ کہ بغیر نام خط شائع کرنے پر اس نے جو یہ لکھا تھا۔ کہ اس کا شائع کرنا اس کے لئے بہت تکلیف کا باعث ہوا ہے۔ وہ محض جھوٹ تھا۔ کیونکہ اگر بغیر نام شائع کرنا باعث تکلیف ہو سکتا تھا۔ تو پھر نام کے ساتھ دوبارہ اس نے کیوں شائع کیا۔ اور اس صورت میں یہ باعث خوشی کیوں بن گیا۔ اسی طرح یہ بات بھی پایہ ثبوت کو پہنچ گئی۔ کہ "زمیندار" ہمارے خلاف جو بیہودہ سرائی کر رہا ہے۔ وہ سراسر معاندانہ ہے۔ کیونکہ اگر اس میں ذرا بھی شرافت اور انسانیت کا مادہ ہوتا۔ تو اس اتہام کی تردید کرنا اس کا فرض تھا۔ جسے اس شخص نے غلط قرار دے دیا تھا۔ جس کی طرف وہ منسوب کر کے شایع کیا گیا تھا۔

اب پھر ایک غلط اور سراسر جھوٹی تحریر کو کاتب کے نام کے ساتھ مکرر شائع کرنے کا مطلب سوائے اس کے کیا ہو سکتا ہے۔ کہ اس شخص کو "زمیندار" اس جرم میں ذلیل کرنا چاہتا ہے۔ کہ وہ غلط بیانی اور دروغ گوئی پر قائم کیوں نہ رہا۔ اور کیوں اس نے خدا کے خوف کو اپنے دل میں جگہ دے کر حق بات کا اقرار کر لیا ؂

## ایک غلط بیانی کی تردید

"زمیندار" وغیرہ میں ایک تازہ غلط بیانی یہ شائع ہوئی ہے۔ کہ ایک شخص فتح محمد کو قادیان میں اس قدر مارا پیٹا گیا کہ وہ بٹالہ کے ہسپتال میں پڑا ہے۔ لیکن یہ قطعاً جھوٹ ہے۔ یہ فتح محمد وہی ہے۔ جسے اس کی شرارتوں اور معاندین سلسلہ کے ساتھ ساز باز رکھنے کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ حال میں جماعت سے علیحدہ کر چکے ہیں۔ اور چونکہ محکمہ سٹور میں وہ ملازمت کرتا تھا۔ اور محض ملازمت کے لئے یہاں رہتا تھا۔ اس لئے جماعت سے علیحدگی کے بعد حساب کی صفائی کیلئے اسے چندون اور یہاں رہنا پڑا۔ اس عرصہ میں وہ آزادانہ ہر جگہ آتا جاتا رہا۔ مگر کسی نے کچھ نہ کہا۔ اب جبکہ وہ بٹالہ پہنچ گیا ہے۔ جہاں کچھ عرصہ سے اس کے بیوی بچے رہتے ہیں۔ تو کہا جاتا ہے۔ کہ اس پر حملہ کیا گیا۔ اور مارا پیٹا گیا۔ مگر یہ سراسر جھوٹ ہے۔ جو اس لئے بولا گیا ہے۔ کہ اس کا نام بھی ان "سرفروشوں" میں درج ہو جائے۔ جو جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ انگیزی کر رہے ہیں۔ اور جن میں سے ہر ایک قادیان سے نکل کر اپنا پہلا پڑاؤ بٹالہ قرار دیتا ہے۔ جہاں اس کی آؤ بھگت کرنے کے لئے آوارہ گردوں کی ایک پارٹی موجود ہے ؂

# اخبار مباہلہ اور مسلمان اخبارات

معاصر "تازیانہ" لاہور نے اپنے ۲۴ اپریل کے پرچہ میں مسلمان اخبارات کو مخاطب کر کے حسب ذیل مضمون شایع کیا ہے:۔ (ایڈیٹر)

گذشتہ نمبر میں ہم نے اخبار مباہلہ اور قادیانیوں کے متعلق ایک تفصیلی شذرہ لکھا تھا۔ آج ہمیں پھر اس مسئلہ پر لکھنے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے اور اس معاملہ میں پھر ہم تمام اسلامی اخبارات کو متوجہ کرنا چاہتے ہیں۔

تازیانہ ایک غیر احمدی پرچہ ہے۔ اس لئے ہم دیانتداری سے اپنے معاصرین کو تبلانا چاہتے ہیں۔ کہ شرافت اور دیانت کا تقاضا یہی ہے۔ کہ ہم اصول کو ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ آپ لاکھ مرزائیوں کے خلاف ہوں۔ اور عقاید میں ان سے اختلاف رکھتے ہوں۔ لیکن جہاں اصول کا سوال سامنے آجائے۔ ہمیں انصاف کو ہاتھ سے نہیں دینا چاہیئے۔

سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جمہور مسلمانوں کو احمدیوں کے خلاف مخصوص اخبارات شایع کرنے کی ضرورت ہے؟ اگر اس ضرورت کو تسلیم کر لیا جائے۔ تو اس کے جواز کی صرف ایک ہی صورت ہو سکتی ہے۔ اور وہ یہ کہ عامۃ المسلمین کو احمدیوں کے پھندے سے بچانے کے لئے انہیں ان کے عقائد سے آگاہ کیا جائے۔ اور جو لوگ احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ انہیں راہ راست پر لانے کی کوشش کی جائے۔ اس جذبہ کے ماتحت مرزائیوں کے خلاف اخبارات یا لٹریچر شایع کرنے کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔

اب ہر دانشمند اور ہمدرد مسلمان اس حقیقت کو بھی تسلیم کریگا۔ کہ تبلیغ یا کھنڈن کے لئے سب سے کارگر حربہ سلامت روی اور پیار و محبت ہے۔ پادریوں کو دیکھو کہ گالیاں سنتے ہیں پتھر کھاتے ہیں۔ لیکن زیر لب مسکرا کر مسیحیت کی تبلیغ نہایت متانت سے کرتے جاتے ہیں۔ وہ کبھی گالی کا جواب گالی سے نہیں دیتے۔ ہر مذہب میں تبلیغ کا راستہ صرف متانت اور سنجیدگی سے ہی طے ہوتا ہے۔ لیکن اگر کوئی اخبار متانت شرافت اور سنجیدگی کو بالائے طاق رکھکر۔ دل آزار تحریروں اتہامات فحش نویسی سے کام لے اور گندگی اچھالے۔ تو کیا اس سے وہ اپنے پاکیزہ مقاصد میں کبھی کامیاب ہو سکتا ہے۔ اگر نہیں ہو سکتا۔ تو تبلایا جائے۔ کہ ایسے اخبارات کی روش کسی طرح بھی مستحسن قرار دی جا سکتی ہے!

مسلمانوں میں کئی فرقے ہیں۔ حنفی۔ وہابی۔ شیعہ اور مرزائی۔ اب ہر فرقہ دوسرے کا جانی دشمن بن رہا ہے۔ اس اس قسم کی گستاخیاں کی جاتی ہیں۔ کہ پڑھ کر جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور خون کھولنے لگتا ہے۔ شیعہ حنفیوں کے متعلق کیا کہتے ہیں ایسا ہی حنفی شیعہ بزرگوں پر کس قسم کے اتہامات لگاتے ہیں۔ کیا قلم میں طاقت ہے۔ کہ انہیں نقل کر سکے پھر تبلایئے۔ کہ کیا گذشتہ ہزار سال میں شیعہ سنی تنازع ختم ہو سکا۔ کیوں؟ صرف اس لئے کہ طرفین تبلیغ کا کام گالی گلوچ اور اتہام سے لیتے رہے ہیں۔ اگر آج مباہلہ بھی اسی روش قدیم کا حامل بن کر مرزائیوں کے پیشوا و امام پر گندگی اچھالیگا۔ تو اس سے اسلام اور مسلمانوں کو کیا فائدہ پہونچیگا۔ مباہلہ کی تحریروں کو مزے لے لے کر پڑھنے والے بھائی ذرا انصاف سے کام لیکر تبلائیں۔ کہ کیا اس طرح سے وہ مرزائیوں کو مرکز اسلام پر واپس لانے میں کبھی کامیاب ہو سکیں گے؟

مباہلہ کی تحریریں نہایت تیز و تند حملوں سے ملوث ہوتی ہیں۔ ایک اچھی خاصی جماعت کی دل آزاری کی جاتی ہے۔ مرزائی جماعت کے بزرگ و پیشوا کے حرم محترم ان کی معصوم بچیوں اور ان کے گھروں کی عورتوں پر زناکاری اور بدمعاشی کے الزامات ایسے الفاظ میں لگائے جاتے ہیں۔ جسے پڑھکر ہر شریف انسان ندامت سے سر جھکا لیگا۔ یہ ہے۔ نمونہ آج کل کی اخبار نویسی کا اور اسلام کی خدمت کرنیوالے مبلغین کا۔ اللہ پاک نے قرآن پاک میں فرمایا ہے کہ تم کافروں کے بتوں کو برا نہ کہو۔ کہ کہیں وہ تمہارے خدا کو برا نہ کہنے لگیں۔ ایک ہم ہیں۔ کہ مسلمانوں کی ایک جماعت کے پیشوا کو اتنا برا کہتے ہیں جس سے زیادہ برا کہنے کی اس جہان میں کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ مباہلہ والے اخبارات میں جو تحریریں اپنی مظلومیت کی بھیج رہے ہیں۔ انہیں تمام اخبارات بلاکم و کاست چھاپ دیتے ہیں۔ اور ان کی تحریروں سے متاثر ہو کر ان کے حق میں نوٹ بھی لکھدیتے ہیں۔ اور کوئی اخبار نویس اس بات کی تحقیق کی کوشش نہیں کرتا۔ کہ اصلیت کیا ہے؟ کیا مباہلہ والے خاص قادیان میں رہ کر اس قسم کی خوفناک تحریریں شایع کر کے محفوظ رہ سکتے ہیں ظاہر ہے۔ کہ کوئی نہ کوئی جوشیلا مرید قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے پر کسی نہ کسی دن ضرور مجبور ہوگا۔ آخر تحمل اور صبر کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔

تازہ ترین خبروں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ کارکنان مباہلہ کو دو جرائم کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ایک شاید فحش نگاری ہے۔ اور دوسرا جرم ایسی حرکات کا ارتکاب ہے۔ جس سے بلوہ ہونے کا خطرہ ہو۔ مقدمہ عدالت میں ہے۔ اس لئے ہم کسی قسم کی رائے زنی سے احتراز کرتے ہیں:

## کسی نے جبراً دستخط نہیں کرائے

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زمیندار ۲۰ اپریل ۳۰ء میں لکھا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ نے قادیان کے مسلمانوں سے جبراً انگوٹھا اور دستخط کرا کر برخلاف مستری عبدالکریم وغیرہ اشتہار شایع کرایا ہے۔

میں حلفاً کہتا ہوں۔ کہ جماعت احمدیہ نے مسلمانان قادیان سے انگوٹھا اور دستخط جبراً نہیں کرائے زمیندار اپنی غلطی کا ازالہ کرے:

خیر الدین وثیقہ نویس قادیان

## مستریوں کی حمایت کرنیوالے

جہاں اخلاق اور انسانیت کے لحاظ سے بعض ہندو اور سکھ اخبارات مستریوں کے جھوٹے اور فحش افسانوں کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں۔ اور اس قسم کی خطرناک حرکات سے باز رہنے کی تلقین کر رہے ہیں۔ وہاں بعض ایسے ننگ انسانیت لوگ بھی ہیں۔ جو ہر طرح مستریوں کی تائید کر رہے ہیں اور زیادہ شرم کی بات یہ ہے۔ کہ وہ مسلمان کہلاتے ہیں۔ حبیب الرحمن لدھیانوی کا اخبار آزاد ۶ اپریل لکھتا ہے:

"ہمیں مولوی عبدالکریم اور ان کے رفقاء کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔ اور ہم انہیں یقین دلاتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کا بچہ بچہ حکومت اور قادیان کی ملی بھگت کے خلاف پوری قوت کے ساتھ آواز اٹھائیگا۔"

معلوم ہوتا ہے۔ مولوی حبیب الرحمن نے اپنے جیسا ہی سب مسلمانوں کو قیاس کر لیا ہے۔ لیکن یہ درست نہیں ہے۔ کوئی شریف انسان ایسے لوگوں کی حمایت میں نہیں کھڑا ہو سکتا:

## فتنہ پردازوں کے متعلق شریف مسلمانوں کا فرض

سلسلہ احمدیہ کے مقدس امام اور اس کے خاندان کے خلاف کارکنان مباہلہ نے جو گندا اور ناپاک پراپیگنڈا شروع کر رکھا ہے۔ وہ ایک ایسا خطرناک۔ اور امن شکن فعل ہے۔ جس کی ہر شریف انسان کو مذمت کرنی چاہیئے۔ اور اس فتنہ کو روکنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ لیکن حالت یہ ہے۔ کہ سوائے چند شرفاء کے اکثر لوگ خموشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اور ایک طبقہ ان مفسدوں کی شرارت میں ان کا پورا پورا معاون اور مددگار ہے۔ اور اسی کی انگیخت پر انہیں روز بروز زیادہ فتنہ انگیزی کی جرأت ہو رہی ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ اگر ان لوگوں کی شرارتیں جاری رہیں۔ تو ان کے ایسے خطرناک نتائج رونما ہونگے جو کسی حالت میں بھی مسلمانوں کے لئے مفید نہ ہونگے ایک باغیرت انسان جب یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کے ماں باپ بیوی یا بیٹی پر کوئی ناپاک اتہام لگائے۔ تو اپنے دینی پیشوا اور اس کے مقدس خاندان پر جھوٹے الزامات کیونکر برداشت کئے جا سکتے ہیں عقلمند اور دور اندیش مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ جلد سے جلد اس فتنہ کے خلاف آواز اٹھائیں۔ اور جو لوگ مسلمانوں میں آتش فساد بھڑکا رہے ہیں ان کے ناپاک افعال کے متعلق اظہار نفرت کریں۔ اور انہیں ایسی باتوں سے روکیں:

# بٹالہ کے حادثہ قتل کے متعلق

# جماعت احمدیہ کا اعلان

آج مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۳۷ء کو بٹالہ سے یہ خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ گذشتہ شب ایک قتل کا واقعہ وقوع میں آیا ہے جس میں ایک سرحدی احمدی کو قاتل بیان کیا جاتا ہے۔ اور مقتول ایک ایسا شخص بیان کیا جاتا ہے۔ جو کارپردازان اخبار مباہلہ سے تعلق رکھتا ہے۔ ابھی تک اس واقعہ کے متعلق ہمیں کوئی یقینی اور تفصیلی حالات معلوم نہیں ہوئے لیکن ......... اگر یہ درست ہے۔ تو یہ ایک بہت قابل افسوس واقعہ ہے۔ اور جماعت احمدیہ اس سے برأت کا اظہار کرتی ہے احمدیت کی یہی تعلیم ہے۔ کہ انسان کو ہر حال میں اپنے جذبات پر قابو رکھنا چاہیئے۔ اور خواہ کیسی اشتعال کی صورت پیدا ہو۔ قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کا طریق اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح امام جماعت احمدیہ نے راجپال کے قتل کے موقع پر بھی جو اسی قسم کا ایک واقعہ تھا۔ اپنے ایک پبلک خطبہ میں ...... برأت کا اظہار کیا تھا۔ اور بتایا تھا۔ کہ یہ طریق اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔ اس کے بعد اخبار مباہلہ کے گندے اور اشتعال انگیز لٹریچر شائع ہونے پر بھی حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے اپنی جماعت کو ہمیشہ صبر کی تلقین کیجاتی رہی ہے۔

پس اگر یہ واقعہ قتل درست ہے۔ تو ہم اسے خلاف تعلیم احمدیت سمجھتے ہوئے اس کے متعلق اپنی جماعت کی طرف سے برأت کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن اس موقعہ پر ہم اس بات کے اظہار سے بھی رک نہیں سکتے۔ کہ در اصل اس قسم کے واقعات کی حقیقی ذمہ واری اس نہایت درجہ گندے اور اشتعال انگیز لٹریچر پر ہے۔ جو مذہبی پیشواؤں کے خلاف انکے معاندین کی طرف سے شایع کیا جاتا ہے۔ اور افسوس ہے۔ کہ اس وقت تک گورنمنٹ کے قانون میں اس قسم کے لٹریچر کے سدباب کے لئے کوئی پختہ اور موثر علاج موجود نہیں ہے۔

کارپردازان اخبار مباہلہ ایک عرصہ سے ہمارے امام کے خلاف نہایت گندہ اور نہایت درجہ اشتعال انگیز لٹریچر شائع کر رہے ہیں۔ حال میں ہی انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے خاندان کی مستورات کی خلاف بھی نہایت ناپاک اور کمینے حملے شائع کئے ہیں۔ اور پبلک کے ایک حصہ نے اہل مباہلہ کے اس گندے اور اشتعال انگیز پراپیگنڈا سے اظہار نفرت کرنے کی بجائے انکی حمایت میں آواز اٹھا کر اس ناپاک رویہ میں ان کو جرأت دلائی ہے۔ اور ملک اور قوم کے مذاق کو ایک خطرناک اور امن شکن راستہ پر ڈالدیا ہے۔ مولوی ظفر علیخاں ایڈیٹر زمیندار نے تو نہ صرف اپنے اخبار میں علے الاعلان ان لوگوں کے رویہ کی تعریف کی۔ بلکہ ان کی گندی تحریرات کو نہایت دل آزار حیا سوز اور اشتعال انگیز صورت میں شائع کیا اور اپنی متعدد تقریروں اور تحریروں میں جماعت احمدیہ کے خلاف لوگوں کو اُبھارا۔ اور احمدیوں پر عرصہ عافیت تنگ کر دینے کی لوگوں میں تحریک کی جس کے سلسلہ میں بٹالہ اور لائل پور میں احمدیوں کے خلاف قوت و طاقت کے مخالفانہ مظاہرے ہو چکے ہیں۔ ان حالات میں اگر کسی پُرجوش احمدی نے انتہائی اشتعال کی حالت میں آپے سے باہر ہو کر کوئی فعل کیا ہے۔ تو گو اس کا یہ فعل ہرگز قابل برأت ہے۔ مگر اس کی حقیقی ذمہ واری ان فتنہ پردازوں پر ہے۔ جنہوں نے فحش اور ناپاک اور اشتعال انگیز لٹریچر کی بار بار اور مسلسل اشاعت کر کے ملک کی فضا کو حد درجہ مکدر کر رکھا ہے۔

(قائم مقام ناظر اعلےٰ جماعت احمدیہ قادیان)

# رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اھل البیت

اے خاندانِ حضرت مہدی امامِ حق
تم ہی تو ہو کہ جن کے مبارک وجود سے
پھیلی تمہارے دم سے زمانے میں روشنی
تم ہو خدا کے ساتھ خدا ہے تمہارے ساتھ
تم پر خدا کی رحمت خاصہ کا ہے نزول
لاریب تم ہو فارسی الاصل وہ جال
ایمان لانے والے ثریا سے تم ہی ہو
تم ہو امانِ اہلِ زمیں جانِ علم و دیں
تم ہو نجوم جن سے ہدایت کی رہ ملی
تطہیر پر تمہاری ہے شاہد خدائے پاک
ہر رجس سے ہو دور سراپا ہی۔ نور ہو
بدگو وہی ہے جس کو برائی سے پیار ہے
ازواج و امہات و بنات و بنین بیت
اندھے نہیں ہیں دیکھتے ہیں عقل رکھتے ہیں
دامن تمہارا پاک ہے ہر نقص و عیب سے
دن رات مدح گوئے صفات خدائگان

تم سے ہوا بلند زمانے میں نامِ حق
پہنچاتے ہیں ملائکۃ اللہ سلامِ حق
پھوٹا ہے ایک چشمۂ نورِ کلامِ حق
ہم نے ہزار بار سُنا یہ پیامِ حق
قائم ہوا تمہیں سے یہ سارا نظامِ حق
وابستہ جن کی ذات سے ہوگا قیامِ حق
ہاں ہاں تمہیں نے آکے دکھایا مقامِ حق
تم سے ملے گا جس کو ملے گا مرامِ حق
محمود کا وجود ہے ماہِ تمامِ حق
تقویٰ سے بن گئے ہو ائمہ کرامِ حق
روشن تمہارے نام سے ہوتا ہے نامِ حق
جو نیک ہے کرے گا ضرور احترامِ حق
واللہ رب کے سبا میں مجسّم نظامِ حق
ہر گھر زمانے بھر میں ہے بیت الحرامِ حق
وہ مشک ہو کہ جس سے معطر مشامِ حق
اکمل تمہارا خادم و سرمستِ جامِ حق

# اپنی بیچارگی اور بے کسی خدا کے حضور پیش کرو!

دشمنوں کے ناپاک حملوں اور ان کی کمینہ شرارتوں کے سدباب کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایداللہ تعالیٰ نے اپنی جماعت کے مخلص اصحاب کے لئے یہ مجاہدہ قرار دیا ہے۔ کہ ۲۸ اپریل سے لے کر چالیس روز تک جتنے پیر کے دن آئیں۔ ان میں روزے رکھیں اور خشوع و خضوع سے خدا تعالےٰ کے حضور دعائیں کریں۔ کہ ہمارے لئے چارہ ساز صرف خدا تعالےٰ کی ذات ہی ہے۔ اگرچہ ہماری کمزوری ہمارے مخالفین کو ہم پر طرح طرح کے ظلم و ستم کرنے کی دعوت دے رہی ہے۔ اور انہیں شرارتوں میں بڑھنے کی جرأت دلا رہی ہے۔ لیکن اگر ہمیں اپنی کمزوری اور بے کسی کا پورا پورا احساس ہو جائے۔ اور ہم حقیقی طور پر سمجھ لیں کہ سوائے خدا تعالےٰ کے ہمارا کوئی سہارا نہیں۔ تو ہم اس کے فضل اور نصرت سے تمام مشکلات پر غالب آسکتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو مجاہدہ رکھا ہے۔ اس کی غرض یہی ہے۔ کہ ہم خدا تعالےٰ کے حضور اپنی بے چارگی اور بے کسی کا اس اضطرار اور بے چینی کے ساتھ اظہار کریں جو خدا کی مدد اور نصرت کو جذب کر لے اگر ہم میں ایسی حالت پیدا ہو جائے۔ تو خدا کا فضل ہمارے لئے آسمان سے نازل ہوگا۔ اور ہم بخیر و خوبی تمام مشکلات کو عبور کر کے کامیابی کے مینار تک پہنچ جائینگے پس احباب کو اسکے لئے پوری کوشش کرنی چاہیئے:

(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپکر مالکان کیلئے قادیان سے شایع کیا)